



BACKGROUNDERS Press Information Bureau Government of India

عزم و حوصلے کا سفر، ترقی کی نئی راہیں

آر ایس ای ٹی آئیز دیہی امنگوں کو کاروباری صلاحیتوں کے ذریعہ خود کفالت اور ترقی کی راہ پر
گامزن کر رہے ہیں

وشنوبائی اپنے اس یقین کو یاد کرتی ہیں جس نے ان کی زندگی کا رخ بدل دیا: جو لوگ خود آگے بڑھنے کا حوصلہ کرتے ہیں، دنیا بھی ان کی راہیں ہموار کرنے لگتی ہے۔ وہ ایک معمولی کسان خاندان میں پیدا ہوئیں، جہاں زندگی کے خواب اکثر روزمرہ کی ضروریات تک ہی محدود رہتے تھے۔ آٹھویں جماعت کے بعد کم عمری میں شادی اور نئی ذمہ داریوں کے باعث ان کی تعلیم ادھوری رہ گئی۔ شادی کے صرف اٹھارہ ماہ بعد سسرال کی مالی مشکلات کے سبب وہ اپنے میکے واپس آ گئیں۔ جب ان کے بھائیوں نے مالی مدد کرنے سے انکار کر دیا تو انہوں نے دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے گھر پر کپڑے سلائی کرنا شروع کر دیے۔ اس کام سے ہونے والی ہر معمولی آمدنی نہ صرف روزگار کا ذریعہ تھی بلکہ ان کے لیے خود اعتمادی اور خود مختاری کی ایک نئی امید بھی تھی۔



ان کی زندگی کا فیصلہ کن موڑ اس وقت آیا جب وہ شری رام سیلف ہیلپ گروپ سے وابستہ ہوئیں۔ اسی گروپ کے ذریعے انہیں دیہی خود روزگار تربیتی ادارے (آر ایس ای ٹی آئی)، بھوپال میں تربیت کے مواقع سے آگاہی ملی۔ وہ دیگر خواتین کے ساتھ سلائی کی تربیت حاصل کرنا چاہتی تھیں، لیکن سماجی پابندیاں ان کی راہ میں حائل تھیں۔ آمدورفت کی مشکلات کے باعث انہوں نے درخواست کی کہ تربیت ان کے اپنے گاؤں میں ہی فراہم کی جائے۔ ادارے نے ان کی درخواست قبول کر لی، اور گاؤں کا پنچایت بھون امید اور خود اعتمادی کے ایک نئے مرکز میں تبدیل ہو گیا۔ وہاں خواتین نے نہ صرف سلائی کڑھائی سیکھی بلکہ چھوٹا کاروبار چلانے کے بنیادی اصول بھی سیکھے۔ ان میں سے بہت سی خواتین کے لیے یہ پہلی بار تھا کہ وہ گھر کی چار دیواری سے باہر نکل کر ایک نئی دنیا سے روشناس ہو رہی تھیں۔ تربیت مکمل کرنے کے بعد وشنوبائی نے اپنے گاؤں میں ایک چھوٹی سی سلائی کی دکان قائم کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ انہوں نے مردوں کے ملبوسات کی سلائی بھی شروع کر دی۔ سرکاری اسکولوں کے یونیفارم تیار کرنے کا آرڈر ملنے سے ان کی آمدنی میں استحکام آیا اور ان کا اعتماد مزید مضبوط ہوا۔ بعد ازاں انہوں نے صنعتی سلائی مشینیں خرید لیں اور اپنے بڑھتے ہوئے کاروبار کے ذریعے ایک مستحکم ذریعہ معاش قائم کر لیا۔

وشنوبائی کی داستان اس خاموش ہمت اور ثابت قدمی کی عکاس ہے، جس میں کامیابی کسی اچانک تبدیلی کا نتیجہ نہیں بلکہ مسلسل محنت اور عزم کا ثمر ہوتی ہے۔ ان جیسی بے شمار کہانیاں دیہی بھارت میں جنم لے رہی ہیں، جہاں تبدیلی اکثر بغیر کسی شور و غوغا کے خاموشی سے اپنی راہ بناتی ہے۔

آر ایس ای ٹی آئیز: امنگوں سے انٹرپرائز تک پل

اس تبدیلی کے مرکز میں دین دیال انٹیو دیو یوجنا۔ میٹنل رورل لائیو لی ہڈ مشن (ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم) کے تحت دیہی سیلف ایمپلائمنٹ ٹریڈنگ انسٹی ٹیوٹ (آر ایس ای ٹی آئی) ہیں جو خود روزگار کو فروغ دینے اور مائیکرو انٹرپرائز کو پروان چڑھانے کے لیے پس منظر میں مستقل طور پر کام کر رہے ہیں۔ یہ ضلعی سطح کے ادارے اٹھارہ سے پچاس سال کی عمر کے بے روزگار دیہی لوگوں کو مفت، قلیل مدتی، عملی، رہائشی تربیت فراہم کرتے ہیں۔ دیہی ترقی کی وزارت، ریاستی / مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتوں اور اسپانسر بینکوں کو جوڑنے والی تین طرفہ شراکت داری کے ذریعے ان کا کردار کلاس روم سے آگے بڑھتا ہے۔ کریڈٹ سپورٹ اور مسلسل رہنمائی کے ذریعے معاش تک پہنچتا ہے۔

تیز رفتاری سے سوزر اعمت، مینوفیکچرنگ، خدمات اور انٹرپرائز پر مبنیورشپ پر محیط ہیں اور قومی ہنرمندی کے معیار کے مطابق ہیں۔ اسپانسر بینک ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ قابل عمل کاروباری اداروں کی تعمیر کے لیے زیر تربیت افراد کو قرض تک رسائی حاصل ہو۔ یہ مربوط نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مہارتیں نظریاتی نہ رہیں بلکہ حقیقی معاشی سرگرمی میں تبدیل ہو جائیں۔ بہت سے لوگوں کے لیے، یہ معاون نظام ایک اہم موڑ بن جاتا ہے جہاں امکان شکل اختیار کرنا شروع کر دیتا ہے۔

امیش شیواجی انگلے کاروانہ کی اجرت سے روزگار پیدا کرنے کا ایسا ہی ایک اور سفر اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ آر ایس ای ٹی آئی کس طرح زندگی کو طاقت کے ساتھ نئی شکل دیتے ہیں۔ مالی طور پر محصور خاندان سے تعلق رکھنے والے وہ صرف دسویں جماعت تک ہی پڑھ سکتے تھے۔ تقریباً پانچ سال تک انہوں نے ایک نوڈل فیکٹری میں یومیہ اجرت پر کام کیا۔ طویل اوقات کے باوجود اس کی کمائی بمشکل ہی اس کے گھر کی ضروریات کو پورا کرتی تھی۔ ایک دوست کی تجویز نے اسے آر ایس ای ٹی آئی تربیتی پروگرام سے متعارف کرایا، جس سے ایک غیر متوقع دروازہ کھل گیا۔ انہوں نے اپنی تعلیم کو گہرا کرنے کے لیے اپنے فیکٹری کے تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے انٹرپرائزورشپ ڈیولپمنٹ پروگرام میں داخلہ لیا۔ تربیت کے بعد اس نے سیکنڈ ہینڈ مشین اور بنیادی اوزاروں کے ساتھ ایک چھوٹا نوڈل یونٹ شروع کیا۔ شروع میں وہ روزانہ تقریباً 1,000 سے 1,200 کلو گرام نوڈل تیار کرتا تھا۔ آہستہ آہستہ مانگ بڑھتی گئی اور اس کے کاروبار نے تقریباً تیس ہزار روپے کا ماہانہ منافع کمانا شروع کیا۔ انہوں نے کمزور پس منظر سے تعلق رکھنے والی چار خواتین کو ملازمت دی اور اپنے خاندان سے آگے بڑھ کر مواقع فراہم کیے۔ بینک سے آٹھ لاکھ روپے کے قرض نے انہیں اپنی کارروائیوں کو بڑھانے میں مدد کی۔ وہ بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے پیداوار میں توسیع کرتے ہوئے ایم آئی ڈی سی اکولا کے ایک بڑے یونٹ میں منتقل ہو گئے۔ یومیہ اجرت سے لے کر آج تک اس کے سفر نے دوسروں کے لیے روزی روٹی پیدا کر کے مقصد کی نئی تعریف کی تھی۔



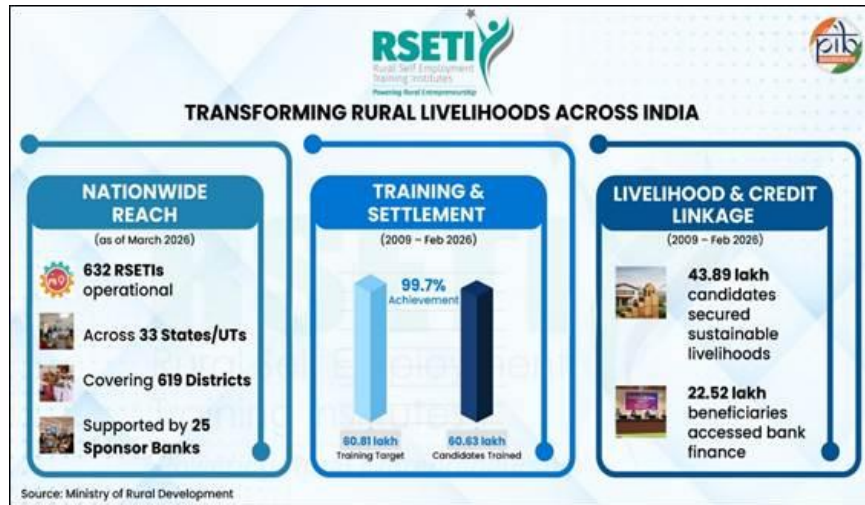
جب کہ کچھ سفر معاشی ضروریات سے شروع ہوتے ہیں دوسرے تخلیقی امنگوں سے ابھرتے ہیں۔ دھارواڑ میں سنجے ملاگی کی کہانی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ کس طرح آریس ای ٹی آئی متنوع خواہوں کو کاروباری اداروں میں بڑھنے میں مدد کرتے ہیں۔ الیکٹریکل انجینئرنگ میں ڈپلومہ مکمل کرنے کے بعد انہوں نے بنگلور میں ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں کام کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ عدم اطمینان بڑھتا گیا، جس نے اسے چھوڑنے اور مقصد کی تلاش میں گھر واپس جانے کی تاکید کی۔ اس غیر یقینی مرحلے کے دوران انہوں نے آریس ای ٹی آئی دھارواڑ کے ذریعہ پیش کردہ فوٹو گرافی کا ایک کورس دریافت کیا۔ اس نے داخلہ لیا اور جو تجسس کے طور پر شروع ہوا وہ جلد ہی ایک واضح کاروباری نقطہ نظر میں بدل گیا۔ 2019 میں انہوں نے کہانی سنار کی دنیا میں قدم رکھتے ہوئے اپنی کمپنی سنوٹکس کی بنیاد رکھی۔ ان کا کام ویڈیو گرافی، ترمیم، اور ہدایت کاری، متعدد ہندوستانی زبانوں میں بیانیے پر محیط ہے۔ ان کی فلمیں، ہجرت، سیاست اور ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کو حیرت انگیز جذباتی گہرائی کے ساتھ تلاش کرتی ہیں۔



ان کی فلم ’تمسوجیو تر گئے‘ نے بنکروں کی جدوجہد کو پیش کرنے کے لیے دو بین الاقوامی ایوارڈز حاصل کیے۔ ایک اور کام ’ہنوٹا‘ نے انہیں سال 21-2020 میں کوچین انٹرنیشنل شارٹ فلم فیسٹیول میں بہترین ہدایت کار کا ایوارڈ دلایا۔ وقت گزرنے کے ساتھ انہوں نے اپنی تخلیقی آواز کے لیے پہچان حاصل کرتے ہوئے تقریباً دس ایوارڈز جیتے۔ ان کی کمپنی نے متعدد شہروں میں کام کرنا شروع کیا اور مقامی روزگار پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ متنوع پیشہ ورانہ منصوبے شروع کیے۔

یہ سفر مل کر ملک بھر میں سامنے آنے والی ایک بڑی کہانی کو ظاہر کرتے ہیں۔

وہ الگ تھلگ کامیابی کی عکاسی نہیں کرتے بلکہ چمک اور مواقع کے بڑھتے ہوئے ماحولیاتی نظام کی عکاسی کرتے ہیں۔ مارچ 2026 تک 632 آر ایس ای ٹی آئی 33 ریاستوں / مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ وہ 619 اضلاع کا احاطہ کرتے ہیں اور انہیں ملک بھر میں 25 اسپانسر بینکوں کی حمایت حاصل ہے۔ 2009 میں قیام کے بعد سے فروری 2026 تک آر ایس ای ٹی آئی نے ملک بھر میں مسلسل اور موثر پیش رفت کا مظاہرہ کیا ہے۔ 60.81 لاکھ کے تربیتی ہدف کے مقابلے میں تقریباً 99.7 فیصد حاصل کیا گیا ہے۔ جس میں 60.63 لاکھ امیدواروں کو تربیت دی گئی ہے۔ ان میں سے 43.89 لاکھ امیدواروں نے پائیدار روزی روٹی حاصل کی ہے۔ ادارہ جاتی آمدانے 22.52 لاکھ مستفیدین کو بینک فنانس تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بنایا ہے۔ حالیہ برسوں میں کافی ترقی ہوئی ہے جو رسائی میں توسیع اور ادارہ جاتی تاثیر میں بہتری کی نشاندہی کرتی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ 25-2024 میں سب سے زیادہ سالانہ تربیتی کامیابی ریکارڈ کی گئی۔ جس میں 6.21 لاکھ امیدواروں کو تربیت دی گئی۔



آر ایس ای ٹی آئی محض تربیتی مراکز نہیں ہیں بلکہ ایسی جگہیں ہیں جہاں امنگوں کی بنیادیں پڑتی ہیں۔ دیہاتوں میں چھوٹے کاروباری ادارے مقامی معیشتوں کو نئی شکل دے رہے ہیں اور وقار کو بحال کر رہے ہیں۔ ہر کامیابی کی کہانی کے ساتھ اعتماد بچکچاہٹ کی جگہ لے لیتا ہے اور امید ٹھوس ہو جاتی ہے۔ ان پرسکون تبدیلیوں میں دیہی ہندوستان مسلسل خود انحصاری اور عقیدے سے تشکیل پانے والے مستقبل کی طرف بڑھتا ہے۔

دیہی ترقی کی وزارت

- https://sansad.in/getFile/annex/270/AU3335_V9FZLF.pdf?source=pqars
- <https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetail.aspx?PRID=2246334®=1&lang=1>

نیتی آئیوگ

- https://www.nitiforstates.gov.in/public-assets/Best_Practices/Compendiums/75%20Inspirational%20Stories%20of%20Aatmanirbhar%20Rural%20Women.pdf

پی ڈی ایف دیکھنے کے لیے یہاں کلک کریں
